

# نوٹھ پلمسٹ اور میسواک



تصنیف  
مکتب التحریر مناظر اسلام حضرت عقیقہ عقیقہ حافظ  
محمد رفیع بن احمد اویسی رضوی صاحب

مکتبہ اسلامیہ (پہاڑی)  
بلافاصلہ

جناب علامہ عطاء الرحمن اویسی صاحب

ناشر: قطب مدینہ پبلیشرز

کھاردر کراچی فون: ۳۳۱۱۶۰۱ - ۳۳۰

## پیش لفظ

### مسواک جدید ترین تحقیقات کی روشنی میں

حیرت انگیز انکشاف ہے کہ جدید ترین ریسرچ نے مسواک کو ہر طرح کے تجارتی پسٹوں پر برتری دے دی ہے اور اب مشرکین یورپ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ لکڑی کا ایک ٹکڑا دانتوں اور مسوڑھوں کو ان جراثیم کی بھی جان بخشی نہیں کرتا جن کو کسی بھی ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ برش کے ذریعے صاف نہیں کیا جاسکتا۔ مگر دہران پٹرولیم اینڈ منزل یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جیمس میکومبر کے اس حیرت انگیز انکشاف سے زیادہ حیرت انگیز حقیقت یہ ہے کہ مسلم معاشرہ کے آداب میں مسواک کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی ریسرچ ورک کے بغیر حاصل ہے اور اس کی بنیاد نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ عمل اور آپ کی وہ تاکیدیں ہیں جو آپ نے امت کو مسواک کے استعمال کے سلسلے میں کی ہیں۔ ایک متفق علیہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ جب سوکر اٹھتے تو مسواک سے اپنے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے۔ اس حدیث کے الفاظ میں صبح کا وقت شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جب بھی سوکر اٹھتے مسواک سے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے جس وقت بھی خدا کا حکم ہوتا آپ اٹھ بیٹھتے اور مسواک کرتے پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے۔ (مسلم)

آپ کے ان دو اعلیٰ نمونوں کے ساتھ ساتھ تین ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تم لوگوں کو مسواک کرنے کے بارے میں بہت تاکید کر چکا ہوں۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرو۔ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ (نسائی)

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں کچھ مسلمان حاضر ہوئے۔ انکے دانت صاف نہ ہونے کے سبب پیلے ہو رہے تھے۔ آپ کی نظر پڑی تو فرمایا، تمہارے دانت پیلے کیوں نظر آ رہے ہیں؟ مسواک کیا کرو۔ (مسند احمد)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میں اپنی امت کیلئے شاق نہ سمجھتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (ابوداؤد)



تاہم یہی وہ ارشاد گرامی ہے جس کی بنیاد پر امت کے ایک عابد و زاہد گروہ کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا آج بھی شعار ہے۔ مسواک ان حضرات کی جیبوں میں اس طرح موجود ہوتی ہے جس طرح جیبوں میں پیسے رکھے جاتے ہیں یا قلم اور چونکہ یہ حضرات نماز کے پابند ہوتے ہیں لہذا ہر وضو کے وقت مسواک سے دانت صاف کرنا ان کیلئے بہت آسان کام ہے اس عمل سے بڑی پابندی وقت کے ساتھ دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی ہوتی ہے۔

**دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر** کے نام سے حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا ذکر راولپنڈی سے ہومیو پیتھک پرشائع ہونے والے ایک ماہنامہ **کمال** کے ایک مضمون نگار ملک محمد ارشاد نے کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کتاب کا مقام اشاعت وغیرہ مذکورہ مضمون میں نہیں۔ ملک محمد ارشاد بتاتے ہیں کہ دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر ڈاکٹر عبداللہ اے السید نے لکھی وہ دندان ساز ہیں اور دام میں ۲۷ سال تک دندان ساز کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ انہوں نے دس سال قبل طبی محققین کو ریاض، دمشق اور جرمنی میں تعلیم دینا شروع کی۔ ان محققین نے مسواک کے مسلسل دوائی تجربہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسواک میں قدرتی اجزاء موجود ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کی نہ صرف صفائی بلکہ ان کی مضبوطی کیلئے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مسواک کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ وہ ایک قدرتی جراثیم کش ٹوتھ پیسٹ ہے جو منہ کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ سانس کو خوشگوار رکھتا ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اسے استعمال کرنے سے پہلے صاف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی ٹوتھ پیسٹ لگانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں ٹینک ایسڈ اور سوڈیم کاربونیٹ قدرتی طور پر موجود ہے۔

مسواک دراصل یہ ایک مختصر لکڑی ہے جو موٹائی میں شہادت کی انگلی یا چھنگلیا کے مساوی ہوتی ہے۔ اس لکڑی کو پہلے پہل استعمال کرنے سے قبل اس کے سرے کو پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیتے ہیں، سر پانی میں بھیگ کر نرم ہو جاتا ہے پھر دانتوں سے چبا کر اسے برش بنالیتے ہیں اس برش کے ریشے کسی بھی مصنوعی ٹوتھ برش سے کہیں زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ مسواک کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے ہر وقت ساتھ رکھا جاسکتا ہے اور کسی بھی وقت استعمال کیا جاسکتا ہے جب کہ مصنوعی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ رکھنے اور استعمال کرنے کے سلسلے میں جو اہتمام کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے اسے ہر جگہ ہر وقت استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اصلاً مسواک **پیلو** کی لکڑی سے تیار کی جاتی ہے۔ اسی لئے پیلو کے درخت کو ٹوتھ برش ٹری بھی کہتے ہیں اور غالباً پاکستان میں بھی موجود ہے کیونکہ پیلو والی مسواک کراچی اور دیگر شہروں میں بھی دستیاب ہے۔

مسواک کے طور پر استعمال کرنے کیلئے پیلو کی لکڑی کو پندرہ سے بیس سینٹی میٹر تک کی لمبائی میں کاٹ لیا جاتا ہے کیونکہ اتنی لمبی لکڑی ہی ہاتھ میں بہ آسانی پکڑی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ لکڑی چمڑے کے رنگ کی مانند ہونی چاہئے۔ مسواک کا درخت یعنی پیلو چونکہ دنیائے اسلام میں ہر جگہ نہیں پایا جاتا، لہذا کئی ملکوں میں بعض دوسرے درختوں کی لکڑیاں بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مراکش کے باشندے بلوط کے درخت کی چھال استعمال کرتے ہیں اس میں شک نہیں اس سے دانت خوب صاف ہوتے ہیں مگر اس کے استعمال سے زبان پر ہلکی سی جلن ہونے لگتی ہے غالباً یہی چھال جو پاکستان میں بھی دستیاب ہے اور **وڈاسہ** کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش کے بعض علاقوں میں نیم کی لکڑی بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ان علاقوں میں ببول کی لکڑی کی مسواک بھی استعمال میں لائی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی لکڑی پیلو کی لکڑی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور مذکورہ بالا میڈیکل پروفیشن ورک بھی اس لکڑی پر کیا گیا ہے۔ پائیریا کی دوا ٹینک ایسڈ ہے اور یہ ٹینک ایسڈ پیلو کی مسواک میں قدرتی طور پر موجود ہے البتہ اس کا مسلسل اور ہناسوار کر پروپیگنڈہ ٹی وی کے ذریعے تو ہوتا نہیں لہذا عوام الناس اس سے واقف نہیں ہے۔

جدید انکشافات کی روشنی میں بہت اچھا ہو، اگر باغبانی اور پلانٹیشن کے ماہرین پیلو کے پلانٹیشن کی طرف متوجہ ہوں اور کمپنیاں پیلو کی مسواک کو دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دانتوں کی صفائی ہزاروں امراض کی شفاء کے علاوہ حسن و جمال کو بڑھاتی ہے۔ ٹوتھ پیسٹ ہو یا مسواک وغیرہ سے فرق اتنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عطیہ ہے اور **مسواک** **سنت** **مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**۔ اب مسلم برادران میں سے جسے اختیار کرے لیکن یہ یاد رہے کہ مسواک سے نہ صرف صفائی حاصل ہوگی بلکہ جفت کا کٹ بھی اور ثواب پیکراں اور ٹوتھ پیسٹ سے یہ نہ وہ۔

### دانتوں کی صفائی

تندرست دانتوں کو انسانی شخصیت میں کامل فوقیت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسانی صحت کا دار و مدار ان اعضا کی تندرستی اور برقراری پر ہے جن سے مل کر وہ جسم کہلاتا ہے۔ انسانی جسم اگرچہ کئی اعضا پر مشتمل ہے مگر چہرہ ایک ایسا حصہ ہے جو انسان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتا ہے اور چہرہ ہی سے انسانی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ یہ وہ حصہ ہے جو دیکھنے والوں کو متاثر کرتا ہے اور دانت ہی چہرہ کو خوبصورت بنانے میں خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دانتوں کی خوبصورتی، مناسبت پر انسانی وقار اور سنجیدگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ اسکے برعکس جس آدمی کے دانت غیر موزوں ہوں۔ خواہ وہ کتنا ہی ذہین، دولت مند، باشعور اور فن کار کیوں نہ ہو مگر وہ اپنے اس عیب کو پنہاں رکھنے کی سعی میں اپنے کو علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے جن لوگوں کے دانت تندرست اور خوبصورت ہوتے ہیں وہ بھدے، غیر موزوں اور بد صورت دانت والوں سے زیادہ جاذب اور کشیل ہوتے ہیں۔ ایک بچہ دوسرے بچے کو کہتا ہے کہ تمہارے دانت بد صورت ہیں، تمہارے منہ سے بد بو آتی ہے، اس احساس سے بچوں کے ذہن پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے اور وہ ذہنی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں۔

### زندگی کا دار و مدار

انسان کی زندگی کا دار و مدار ہوا، پانی اور خوراک پر ہے کیونکہ انسانی جسم کھلیوں کی ساخت اور خوراک کے کلیوں سے ملتی جلتی ہے جب انسان خوراک کھاتا ہے تو دانت ان پر اپنا عمل کر کے اس قدر باریک کر دیتے ہیں جسے معدہ بآسانی قبول کر لیتا ہے۔ معدہ ہضم شدہ غذا کو جگر کے حوالے کر دیتا ہے اور جگر اس غذا پر عمل کر کے خون میں شامل کر دیتا ہے۔ جو جسم کے مختلف حصوں میں دیگر اجزاء کی وساطت سے تقسیم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر قدرتی فعل سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور غذا کو دانتوں سے اچھی طرح نہ چبایا جائے تو خوراک معدہ میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے کیونکہ بن چبائی غذا میں لعاب دہن کی کمی واقع ہو جاتی ہے اسلئے معدہ بن چبائی غذا کو قبول نہیں کرتا یا غذا کو ویسے باہر ہٹا دیتا ہے۔ جس سے معدہ کی اندرونی ساخت میں نمایاں تہدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ معدہ روزمرہ کا عمل چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے انسانی مشینری میں نقص پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اگر انسان قدرتی اصولوں کے تحت زندگی بسر نہیں کرتا اور قانون قدرت سے منہ چراتا ہے تو اس کا نتیجہ اس کی اپنی بربادی ہے۔

## دانتوں کا نمودار ہونا

قدرت کا کتنا بے نظیر نظام ہے کہ انسان کی بین عمر میں ہی دانتوں کے بنیادی نشانات مکمل ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کے بعد بچے کو قدرت نے میس دانت دیئے ہیں جو بعد عالم شباب میں تبدیل ہو کر بتیس دائمی دانتوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

## بچے کی خوراک

پیدائش کے بعد بچے کی بہترین خوراک ماں کا دودھ ہے جو تمام غذائی اجزاء سے بھرپور، زود ہضم ہوتی ہے اسکے فوائد حسب ذیل ہیں:

☆ ماں کا دودھ ہر قسم کی غذائیت سے بھرپور صاف، ہلکا، زود ہضم ہوتا ہے۔

☆ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے سے بچے کے ہونٹ، مسوڑھے، زبان اور جڑوں کی مکمل ورزش ہوتی ہے۔ اس کے جڑے فراخ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ دانتوں میں بے قاعدگیاں بہت کم ہوتی ہے اور جب شیر خوار ماں کی چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے مسوڑھوں کی مکمل ورزش ہونے کے ساتھ ساتھ بچے کے منہ کا لعاب اس کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے منہ اور اس کے متعلقہ اعضاء کی صفائی بھی خود بخود ہو جاتی ہے اور جب بچہ دانت نکالتا ہے تو اسے کسی قسم کی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ بچہ تندرست و توانا رہتا ہے۔

اسکے برعکس جن بچوں کو بوتل کا دودھ چوسنی وغیرہ کا استعمال کرایا جاتا ہے وہ عام طور پر ماں کا دودھ پینے والے بچے کی نسبت کمزور، یا ان کے دانتوں میں بے قاعدگیاں، بھدے پن، دانتوں کی مکمل ورزش نہ ہونا وغیرہ یا عارضی دانتوں یا مسوڑھوں میں کافی دیر تک پھسنے رہنا وغیرہ کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر اکثر مائیں بچے کی پیدائش کے بعد اپنے جسم کی خوبصورتی کی خاطر اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ہیں جسکی وجہ سے بچے دانتوں کے علاوہ جسمانی لحاظ سے بھی کمزور رہتے ہیں۔

حال ہی میں انگلینڈ کے ایک ہسپتال میں دونوں زائیدہ بچوں کو ماں کا دودھ پلایا گیا اور دوسرے بچے کو بازاری دودھ پلایا گیا۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والا بچہ صحت مند اور زیادہ وزنی تھا۔ اس لئے ماں کا فرض ہے کہ نوزائیدہ بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اس سے بچے کے جسم کی ہڈیاں، بصارت، دانتوں اور اس کے متعلقات کی پوری طرح نشوونما ہوگی جب بچہ دانت نکالنے شروع کر دے تو اس عرصہ میں ماں کا فرض ہے کہ وہ بچے کے مسوڑھوں کی مکمل دیکھ بھال کرے تاکہ بچے کو دانت نکالنے میں کوئی تکلیف پیش نہ آئے۔ بچے کے مسوڑھوں کو روزانہ روئی یا انگلی پر نرم کپڑا لپیٹ کر صاف کریں۔ یہ عمل دن میں دو تین مرتبہ کریں اور جب بچہ چار دانت نکال لے تو اسے دودھ کے علاوہ سیب کا کٹڑا، بسکٹ وغیرہ دینا چاہئے اس لئے کہ نشاستہ دار غذا یہ کی زیادتی اور شکر وغیرہ جسم کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔



آہستہ آہستہ یہ معمولی نشان سوراخ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور دانتوں میں عمل بوسیدگی شروع ہو جاتی ہے جس سے دانت گل جاتا ہے۔ دوسری صورت میں یہی خوراک کے اجزاء دانتوں کے درمیانی حصوں میں پھنس جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کے باوجود نہیں نکلنے دانتوں میں خلال کیلئے سوئی پن کے استعمال سے دانتوں کے درمیان خلا پڑ جاتے ہیں ان کے ذرات ان جگہوں میں پھنس کر گل سر جاتے ہیں۔ جراثیم اس جگہ کو اپنا مسکن بنا کر تولید نسل کرنا شروع کر دیتے ہیں ان کی موجودگی سے منہ میں سبب مل کر مسوڑھے کو اپنی حالت طبعی سے پھیر دیتے ہیں۔ مسوڑھا جو تندرستی کی حالت میں دانت کی گردن کیساتھ بڑی تختی سے جڑا ہوتا ہے اس عمل سے اس میں خراش پیدا ہو جاتی ہے اس کا رنگ گلابی سرخ ہو جاتا ہے مسوڑھے میں درد و سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر توجہ نہ دی جائے تو اس میں پیپ پڑ سکتی ہے جو بعد میں مریض کیلئے مصیبت کا باعث بنتی ہے۔

### عورتوں میں دانتوں کے عوارض اور ان کی وجوہات

لڑکیاں جب بچپن کے ایام گزار کر عالم شباب میں قدم رکھتی ہیں تو ان کے جسم میں مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کو مختلف مصائب اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ ان حالات میں وہ اپنے والدین سے پنہاں رکھتی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ شرم، حجاب، ندامت اور شرمندگی ہے۔ دورانِ حیض کی سخت تکلیف کی وجہ سے اکثر عورتوں کے مسوڑھوں سے خون، بدبو، درد، منہ میں جلن، منہ میں چھوٹے چھوٹے دانے اور مسوڑھوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی خرابی کا دوسرا وقت عورتوں پر اس وقت آتا ہے جب وہ اُمید سے ہوں اور نوزائیدہ بچے کی پیدائش سے پہلے جسم کی ساخت میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں کیونکہ ماں کے لٹن میں بچہ جو غذا و نامن ڈی ہے جس سے بچے کی کل جسمانی ہڈیوں، اجزاء، دانتوں کی بنیادی نشانات وغیرہ کی نشوونما ہوتی ہے اور دیگر ضروری اجزاء جن کا بدن میں ہونا ضروری ہے وہ ماں کی روزمرہ کی خوراک سے حاصل کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دورانِ حمل جن ماؤں کو خوراک میسر نہ آئی ان کے نوزائیدہ بچے کمزور، لاغر اور بعد میں دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔

اس بات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے کہ دورانِ حمل خوراک کی کمی، دانتوں کی مناسبت دیکھ بھال نہ کرنا اور بچوں کی زیادتی، اکثر عورتوں کو دانتوں کے جملہ امراض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ چنانچہ چار یا پانچ بچوں کی پیدائش کے بعد ماں کو دانتوں کی تکالیف میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح اکثر عورتیں ان ایام کے شروع شروع میں قے کی زیادتی کی وجہ سے دوچار ہوتی ہیں۔ بار بار قے آنے کی وجہ سے منہ میں تیزابی مادہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ دانتوں کی مناسب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں میں مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

## مسواک یا ٹوتھ پیسٹ

دانتوں کی صفائی اور اس کی اہمیت معلوم کرنے کے بعد اس کیلئے مسواک چاہئے یا ٹوتھ پیسٹ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ مسواک کرو۔ اس لئے کہ وفادار محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی ہے، جو ہر وقت اُمت کیلئے دست بدعا رہے بالخصوص قبر و حشر میں انہیں چین نہ آئے گا جب تک اُمت کو چین سے نہ دیکھ لیں گے اور یہ اہل دل ہی سمجھتے ہیں کہ محبوب کی نشانی کتنی محبوب ہوتی ہے اسی لئے میری اپیل ان دوستوں سے ہے جو محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حقیقی طور پر محبت و پیار والے ہیں ویسے اپنے منہ میاں مٹھوا لے ہزاروں ہیں۔

## انگریز کی دشمنی اسلام کا مختصر سا خاکہ

ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عنایت کردہ تحفہ ہے کہ جس سے عذاب نہ ٹوٹا۔ یعنی یہ گویا ہمارے پاس اس کی ایک نشانی ہے اور ممکن ہے کسی کو معلوم نہ ہو کہ انگریز ہماری اور اسلام کی بیخ کنی کیلئے کیا پاپڑ بیلتا ہے۔ صرف اسی رواں صدی کی ایک معمولی جھلک ملاحظہ ہو۔

## دور سلطنت عثمانیہ

ایک زمانہ تھا جب ترکی، شام، مصر، حجاز، فلسطین اور اردن پر ترکوں کی خلافت عثمانیہ قائم تھی۔ مسلمان زبان رنگ، رسم و رواج اور نسل کے اختلاف کے باوجود مذہبی بنیاد پر متحد تھے۔ خلیفہ کا نام سن کر غیر مسلم کانپ جایا کرتے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جرمنی کو شکست ہوئی۔ اتحادیوں نے ترکوں پر بھی غلبہ پالیا، خلافت ختم کر دی گئی۔ انگریزوں نے شام، مصر، عراق، حجاز اور فلسطین کے مسلمانوں کو ورغلا نا شروع کر دیا کہ تمہاری زبان، تمہاری تہذیب، تمہارا رنگ اور نسل ترکوں سے مختلف ہے پھر تم کیوں ترکوں کے تابع ہو اور ان کی خلافت کو تسلیم کرتے ہو۔ مسلمان انگریز کی اس چال کو نہ سمجھ سکے اور انہوں نے علیحدہ وطن قائم کر لئے وہ یہ نہ سمجھے کہ کب کچھ اس کی بزم میں آتا تھا دور جاتا کچھ ساتی نے ملا نہ دیا ہوا شراب میں۔

## اسرائیل کا قیام

جب ترکوں کی خلافت ختم ہوئی تو فلسطین میں اس وقت سات لاکھ افراد آباد تھے جن میں چھ لاکھ مسلمان اور ایک لاکھ غیر مسلم تھے جن میں سے بیشتر یہودی تھے۔ عیسائی قوم نے یہودیوں پر مہربانی کی اور انہوں نے دوسرے ملک سے یہودیوں کو لا کر آباد کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ عیسائی یہودیوں کو اپنے پیغمبر کا قاتل سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہودیوں پر مہربانی کی اور اس مہربانی کی وجہ سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا تھا۔ غیور مسلمانوں کو ضمیر کے انصاف کا واسطہ دے کر اویسی غفلت گزارش گزار ہے کہ ایسے ذلیل اور ذلیل دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک ہو (خود سوچئے) لیکن افسوس کہ مسلمان اس کی ہر نشانی پر جان چھڑکتا ہے۔ اسے یاد نہیں رہتا کہ دشمن کی نشانی سے بغض ہونا چاہئے نہ کہ پیار۔

(اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کیا جائے بلکہ عرض ہے کہ مسواک ترک نہ کیا جائے۔)



## مسواک کی اہمیت

اسلام میں یہ ایک بہترین تریاق ہے جسے آج بڑے علماء مشائخ سے لے کر چھوٹے مولویوں تک نے ترک کر رکھا ہے۔ عوام غریبوں کا کیا قصور ہے حالانکہ اس سے بے شمار اجر و ثواب کے علاوہ سیکڑوں بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے اور بیماریاں بھی معمولی نہیں بلکہ وہ جس پر آج کے مادی دور میں کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں لیکن افسوس کہ اسلام سے بے اعتنائی کا یہ عالم کہ مفت کی لکڑی کو سنت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق دانتوں پر پھیرنے سے سستی اور غفلت بلکہ بدقسمتوں کو اس سے نفرت اور اس کے عاملین کو ملامت اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ صد افسوس بلکہ ہزار حیف اس عالم دین اور شیخ طریقت کا ہے جس نے اس محبوب سنت سے منہ موڑ کر انگریز بدقسمت کی دی ہوئی ٹوتھ پیسٹ کو استعمال کر کے انگریزوں کے ساتھ خود کو جدت پسند اور نئی تہذیب کا دلدادہ ثابت کر رہا ہے یہ نہیں سمجھتا کہ کل قیامت میں **احب من مع المرء رحب** ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ مسواک والے حبیب کبریا اور محبوبان خدا کے ساتھ اور ٹوتھ پیسٹ والے۔۔۔۔۔

## مسواک کرنے کا طریقہ

گلی کرتے وقت مسواک کرنا مسنون ہے۔ پہلے ایک دفعہ کلی کر کے پھر مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کر مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے اور اسے مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔ پہلے اوپر کے دانتوں کے طول میں داہنی طرف کر لے پھر بائیں طرف اسی طرح اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور از سر نو پانی سے بھگو کر پھر کرے۔ اسی طرح تین بار کرے۔ اس کے بعد مسواک کو دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے۔ زمین پر ویسے ہی نہ رکھے۔ دانتوں کی عرض میں مسواک نہ کرنی چاہئے۔ مسواک کی فراغت کے بعد دوبارہ کلی کرے تاکہ کلی تین بار ہو جائے۔

## مسواک کیسی ہو

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہ ہو، جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی ترا اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجے کی ہو نہ بہت نرم نہ بہت سخت، زہریلے درخت کی بھی نہ ہو۔ پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثل نیب وغیرہ کی ہو تو بہتر ہے۔ لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہئے۔ استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو۔ سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔

اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا جائز ہے۔ مسواک کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ہیں۔ چند ناظرین کی جاتی ہیں۔

## فضائل مسواک

مسواک کرنے کی بڑی تاکید ہے۔ چند روایات مندرجہ ذیل ہیں:-

عن ابی سلمته عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لا مرتہم باسواک عند کل صلوٰۃ ولا خرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیلی قال فکان زید بن خالد یشہد الصلوٰۃ فی المسجد و سواک علی اذنه موضع القلم من اذت الکاتب لا یقوم الی الصلوٰۃ استن ثم رده الی موضعه رواۃ الترمذی و ابو داؤد و الطہرانی عن علی ناسناد حسن

ترجمہ : حضرت ابی سلمہ سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو البتہ میں ہر نماز میں مسواک کرنے کا حکم کرتا اور میں نماز عشاء کی رات تک تاخیر کرتا اور جمہور کے نزدیک تاخیر مستحب ہے۔ اسی لئے جب زید بن خالد نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہوتے تو ان کی مسواک ان کے کانوں پر بجائے قلم کے ہوتی اور نماز میں کھڑے ہوتے مگر مسواک کرتے پھر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیتے۔

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا نعد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک و طہوری فیبعثہ اللہ ما شاء ان یمسحہ من اللیل فیتسوک و یتوضاء و یصلی رواہ مسلم

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھا کرتے تھے پس خدا تعالیٰ آپ جو جس قدر رات سے چاہتا جگا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔

من شریح بن ہانی قال سلت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بای شی کان یبداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بلیتہ قالت یا لسواک (رواہ مسلم)

ترجمہ : شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسواک کیا کرتے تھے۔



## مسواک کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر

مظاہر حق میں سابقہ حدیث کے ذیل میں مرقوم ہے کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں، ادنیٰ ان کا یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت یاد رکھے گا۔ اور انیون کھانے میں ستر نقصان ہیں، ادنیٰ یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت بھول جائے گا۔

## اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السواک مطہرة للدم  
مرضاة للرب رواہ النسائی و احمد و دارمی و البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو خوش کرنے والی ہے۔

## فطرتی سنتیں

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر من الفطرة  
قض الشارب و اعفاء اللحية و السواک و استنشاق الماء و قص الاظفار و غسل البراجم و تنف الابط  
و حلق العانقه و انتفاض الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی العاشرة الا ان تكون المضمضة رواہ مسلم  
اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔

(۱) مونچھیں کتر وانا (۲) داڑھی بڑھانا بقدر قبضہ (۳) مسواک کرنا (۴) پانی سے ناک صاف کرنا (۵) ناخن کاٹنا  
(۶) انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) زیر ناف کے بال مونڈنا  
(۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ راوی نے کہا کہ دسویں چیز کو میں بھول گیا۔ شاید کہ کلی ہو۔ یعنی صبح یا دن میں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلی ہو۔

## مسواک میں مبالغہ

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ما جاء فی جبرائیل علیہ السلام قط الا امرنی باسواک لغد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد

ترجمہ : ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے تو مجھے مسواک کا حکم کرتے میں اس بات سے ڈر گیا کہ میں اپنے منہ کی اگلی طرف چھیل ڈالوں یعنی جبرائیل علیہ السلام کی تاکید کرنے کے سبب میں مسواک کا بہت استعمال کرتا ہوں۔ مجھے منہ کے چھیل جانے کا خوف ہوتا ہے۔

## مسواک سے وضو کی فضیلت

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التي یستالک لها علی الصلوۃ الذی لا یستاک لها بسعین ضہفاً رواہ البہیقی فی شعب الایمان وا بولیم عن جالب

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نماز کی بزرگی جس کے وضو میں مسواک کی گئی اس نماز پر جس میں مسواک نہیں کی گئی، ستر درجہ زیادہ ہے۔

## دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کی اجازت

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لستاک فیعطینی الستواک لا غسلہ فابداء بہ فاستاک ثم اغسلہ وارفعہ الیہ ---

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کرتے تو مجھے دھونے کیلئے دیتے۔ میں بھی اس کے ساتھ مسواک کرتی۔ پھر میں مسواک دھو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیتی۔

مسئلہ..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنے کے بعد اس کا دھولینا مستحب ہے ربنا انہام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ تین بار مسواک کرے ہر بار پانی سے دھوئے تاکہ مسواک نرم ہو جائے۔

## تبرک کا ثبوت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناک کو دھونے سے پہلے منہ میں اس واسطے پھیر لیتی تھیں تاکہ لعاب مبارک کی برکت ان تک پہنچے۔

مسئلہ..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضا مندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنی مکروہ نہیں اور نیز کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنا عمدہ بات ہے۔

نوٹ..... اس سے مزید فضائل فقیر نے اپنی کتاب تریاک میں لکھے ہیں، یہاں اتنا کافی ہے۔



## سائنسی نکتہ نگاہ سے مسواک

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جامع کمالات ہیں وہ کمالات دینیہ ہوں یا دنیاویہ۔ یہ کوئی احمق اور پاگل ہوگا جو کہے کہ آپ صرف دینی باتیں جانتے ہیں انہیں دنیاوی امور کا کیا پتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے فرمایا ہے:

**ويعلمهم كتاب والحكمة** اور وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں (امت) کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔ علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ الکتاب سے دینی اور دنیاوی امور فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر کے فوائد مرتب کئے وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چٹکیوں سے حل فرمائے۔ یہاں تفصیل کا وقت نہیں فقیر کی کتاب **الصحة في اتباع** کا مطالعہ کریں یہاں بھی غور فرمائیں تو حقیقت کھل کر آجائے گی۔

احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منہ کی صفائی اور دانتوں کی حفاظت پر بہت زور دیتے تھے۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں سب سے پہلے ڈینٹل ہیلتھ ایجوکیٹر بھی تھے اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سب سے پہلے آپ ہی نے بیان فرمائی۔

احادیث پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہو سکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی مٹی بھی چیر پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثر انداز ہو سکتے ہیں اور رطوبت پیدا ہونے یا بیکٹیرین پلاگ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی کرتے اور یہ بہت ہی اہم بات ہے۔

اگرچہ مسواک کرنا سنت ہے لیکن حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امت کی فکر تھی اور امت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ ورنہ مسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے بچاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے میری سنت سے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ سنت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نقطہ نظر کو مد نظر نہ بھی رکھیں اور سنت نبوی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہوگی اور اس بات سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں مقام ہوگا۔ ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے مسواک کرنا فطرت کی باتوں میں سے ایک بات ہے۔ اس قدر مقام منہ کی صفائی کو حاصل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لاؤ میری مسواک کہاں ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے مسواک نرم کی اور پھر مسواک سے دانتوں کو صاف کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جبڑے سے نیچے والے جبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف پہلے مسواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طریقہ بتایا، اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقام فکر ہے۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو طریقے بتائے وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے امراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں۔ دانت کا دائرہ، خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرے یعنی مسواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد پہلے کیا کام کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔ اس بات میں کتنی حکمت اور جدیدیت ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھی اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بغل کے بال اتارنا، زیر ناف بالوں کو کاٹنا، ختنے کرنا خاص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس مہذب دور میں صحت اور صفائی کی علامت ہیں۔ ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنے نہیں ہوتے ان جگہوں پر سرطان ہو جاتا ہے ختنے نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کرسٹیل کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزش پیدا کرتے ہیں۔ ایک غیر ملکی معالج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا۔ معالج صاحب ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہے کہ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا، یہاں کے لوگ مسواک کرتے ہیں۔ حکیم خاموش ہو گیا۔



اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی قوت ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا ادویات نہیں تھی مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی امور سے کی۔ جس سے افراد کے دانت توانا اور چمکدار تھے یہ بات صرف مسواک کی مرہون منت تھی۔ ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کر دی۔ جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھا جاتے ہیں تو انسان کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی شخصیت نمایاں طور پر پیش کر سکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اچلے رنگ میں میسر آتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہوگا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلن میں ڈھالیں اور اپنے جسم میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں تاکہ طبیعت بھی خوش رہے اور سنت نبی بھی ادا کر کے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی خوش رکھیں۔

### سونے سے اٹھ کر مسواک کرنا

عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزید من الیل ولا نہار فیستقظ الا یتسوک قبل ان یتوضاء دواہ احد والبوداؤد

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات یا دن کو سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

مسئلہ..... اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

اول..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دن کو بھی قیلولہ کے وقت استراحت فرماتے تھے لہذا یہ سنت ہوا۔  
دوئم..... سونے سے اٹھ کر مسواک کرنی سنت مؤکدہ ہے کیونکہ سونے سے منہ میں تیزابیت آ جاتی ہے۔

## مسواک وضو کے قائم مقام

عن محمد بن یحییٰ بن حبان قال قلت بعید اللہ ابن عبد اللہ بن عمرو ایت وضوء عبد اللہ بن عمر لكل صلوٰۃ طاهرا کان او غیرها طاهر عن اخذه فقال حدثه اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بنحنظله ابن ابی عامر الخسیل حدثها ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان امر بالوضوء لكل صلوٰۃ طاهرا کان او غیر طاهر ذلک شق ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالمسواک عند کل صلوٰۃ ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد اللہ یمر ان به قوة علی ذلک ففعله حتی مات (رواه احمد)

ترجمہ : محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا کہ تو نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کو دیکھا۔ ہر نماز کے واسطے یا وضو ہوں یا بے وضو۔ عبید اللہ نے کہا کہ اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبد اللہ سے حدیث بیان کی کہ تحقیق عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی غسیل نے حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے خواہ وضو سے ہوں یا بے وضو۔ وضو سے حکم کئے گئے ہیں اور ان سے وضو کرنا موقوف کیا گیا۔ یعنی ہر نماز کیلئے واجب نہ رہا مگر بے وضو ہونے کے وقت، عبید اللہ نے کہا کہ عبد اللہ یہ گمان کرتے تھے کہ مجھے اس پر قوت ہے۔ پس اس کو کیا، یہاں تک کہ وفات پائی۔ یعنی انہوں نے اجتہاد کیا کہ اس کا جواز منسوخ ہوا۔ لیکن فضیلت اس کیلئے باقی ہے کہ اس کی قوت رکھتے تھے۔ پس اس لئے امر کو تادم مرگ چھوڑا نہیں۔

ان روایات کے علاوہ اور متعدد روایات ہیں جنہیں فقیر نے اپنے رسالہ **ترپاک** میں نقل کی ہیں۔

مندرجہ ذیل مسائل پڑھ لیجئے، پھر اس کے فوائد پڑھئے:-



## مسائل مسواک

مسواک کی لکڑی کا پہلے کچھ عرض کر دیا گیا ہے چند ضروری باتیں یہاں لکھی جاتی ہیں:-

- ۱..... مسواک میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔
- ۲..... چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو اس سے مسواک کرنا دشوار ہو۔
- ۳..... مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو، اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔
- ۴..... مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ گرے اس لئے وہ آلہ سنت ہے، اس کی تعظیم ضروری ہے۔ نیز مسلمان کی تھوک کو ناپاک جگہ پر ڈالنے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے سے علماء کرام نے نامناسب کہا ہے۔
- ۵..... انتخابہ..... اس سے ہمارے مسلمان بھائی سوچیں کہ جب ایک معمولی شے تھوک کو اسلام گندی جگہ ڈالنے سے روکتا ہے تو پھر داڑھی جو نہایت اہم اور عظیم الشان ہے اسے مونڈ کر گندی نالی میں ڈالنا کس طرح کی قباحت ہوگی۔
- ۶..... دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں، چت لیٹ کر بھی مسواک نہ کرے۔
- ۷..... پہلے داہنی جانب کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔
- ۸..... کم از کم تین مرتبہ دائیں بائیں اوپر نیچے کے مسواک کرنا چاہئے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو ڈالنا ہوگا۔ فراغت کے بعد اسے دھو کر رکھنا چاہئے اسے زمین پر پڑی نہ چھوڑنی چاہئے بلکہ کھڑی رکھی جائے ریشہ کی جانب اوپر ہو۔
- ۹..... اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کھر درے کپڑے سے دانت مانجھ لئے جائیں۔
- ۱۰..... کسی کے دانت نہ ہوں تو کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لیا جائے۔
- ۱۱..... مسواک نماز کیلئے سنت نہیں بلکہ وضو کیلئے ہے۔ مثلاً ایک وضو سے چند نمازیں پڑھی جائیں وہی ایک دفعہ سب کو کفایت کریگا۔
- ۱۲..... ہاں منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو پھر مسواک کر لینا چاہئے۔

﴿یہ تمام مسائل بہ تغیر و اضافہ (از اویسی غفرلہ) بہار شریعت سے لئے گئے ہیں۔﴾

## فوائد مسواک

جب ثابت ہوا کہ ہر بیماری منہ سے داخل ہوتی ہے اور منہ کی صفائی ضروری ہے اور منہ کی صفائی مسواک سے اور کوئی شے بہتر نہیں کر سکتی۔ ہم چند ایک یہاں پر بیان کرتے ہیں۔

۱..... لیٹ کر مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

۲..... منہ میں بند کر کے مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے پھنسی پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔

۳..... مسواک کو نہ چوسے اس لئے کہ اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

۴..... مسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرا دے اس لئے اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔

۵..... شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفا مسواک میں ہے۔

۶..... مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آ جاتا ہے۔

۷..... صفراء کو دفع کرتا ہے۔

۸..... مسواک کی پہلی بار کے تھوک نکلنے سے جذام، برص نہیں ہوتا اگر ہوں تو دفع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نکلنے سے دوسرے کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۹..... خوشبودار پھل کی لکڑی کی مسواک جذام کی آگ کو جلا دیتی ہے۔ جس سے بیماری بڑھ کر موجب ہلاکت بنتی ہے۔

۱۰..... زیتون کے درخت کی مسواک حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اس سے بیشمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

۱۱..... مسواک کی مواظبت پر بڑھا پا دیر سے آتا ہے یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

(ف)..... آج کل ڈانڈا اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے۔ پھر لوگ سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اٹھاتے ہیں۔ اگر مسواک کی عادت ہو تو اجر و ثواب کے علاوہ خضاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

۱۲..... بینائی تیز ہوتی ہے۔

(ف)..... کون ہے جسے بینائی کی ضرورت نہ ہو۔ آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا اچھا ہوتا اگر ہم مسواک کی عادت بنائیں تو بینائی کی کمی ہو نہ عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کیلئے سرگرواں ہو۔



۱۳..... پل صراط پر تیز رفتاری نصیب ہوگی۔

۱۴..... بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہوگی۔

(ف)..... اطباء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز و حضرفلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہے۔

۱۵..... دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

(ف)..... دُورِ حاضرہ میں دانتوں کی چمک حسن کا ایک اعلیٰ شو سمجھا جاتا ہے۔ مسواک پر مداوت کیجئے وار پھر حسن کا کرشمہ دیکھئے۔

۱۶..... مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

(ف)..... یہ تو اطباء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن مسواک کا التزام مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ انہیں مضبوط سے مضبوط تر بنادیتا ہے۔

۱۷..... طعام کو ہضم کرتا ہے۔

(ف)..... باضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ وہ اطباء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے لیکن کل کائنات کے مشفق نبی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمولی سا نسخہ بتا کر تمام مشکلیں آسان فرمادیں لیکن نا قدر شناس امتی قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

۱۸..... بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

(ف)..... کسے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے۔ لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان آفات ہلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک سے تمام مشکلیں حل فرمادیں۔

۱۹..... نماز کے ثواب کا اضافہ ہو تو حدیث شریف میں بیان ہوگا کہ ستر گنا زائد ثواب نصیب ہوتا ہے۔

۲۰..... قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے۔ لہذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا احکم الحاکمین سے گفتگو ہو رہی ہے۔ ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق سے کیوں نہ شرمائیں۔

۲۱..... مسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ف)..... کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا شوق مند نہ ہو کلام میں فصاحت کے بغیر الٹا رسوائی اور وہ بہت مشق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے ہاں مسواک کے استعمال سے نہ محنت نہ مشقت۔ مسواک کرنے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔

(ف)..... دنیائے طب اور ڈاکٹری اس ضابطہ پر متفق ہے کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت و مرض کا مرکز ہے۔ اگر معدہ مضبوط تو انسان تندرست ورنہ بیمار۔ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک سے معدہ کی اصلاح فرمادی لیکن افسوس کہ ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں، حکیموں کی ناز برداریاں اور ان کے ظلم و ستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں لیکن مسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

۲۲..... مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسا دشمن ناراض ہی بھلا، ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی۔

مسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ف)..... تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو، اسے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔

۲۳..... صفراوی بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مسواک ایک ایسا کیمیائی نسخہ ہے کہ اس کے استعمال سے تمام صفراوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۴..... سر کی رگوں کی حرارت سے سکون ملتا ہے۔

(ف)..... سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دار و مدار ہے اور ان کے اعتدال سے انسان زندہ ہے۔ جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں امراض سراٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ مسواک ان سب کو سرائٹھانے نہیں دیتی۔

### داختوں کا درد ختم

آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دکھ درد میں کمی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ دانت وغیرہ نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کے مزوں کیلئے ترستے ہیں۔ اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

### مزید فوائد مسواک

مسواک کے استعمال سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ منہ کی بدبو اور اس کے ازالہ میں یار لوگ کیا کیا جتن کر رہے ہیں لیکن قربان جاؤں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک کا حکم فرما کر تمام مشکلات آسان فرمادیں۔



## سکرات موت آسان ہوگی

سکرات کی سختی تو وہی جانتا ہے جس پر طاری ہے لیکن وہ بتائی نہیں سکتا۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین سوتلوں کے درد سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن مسواک کی برکت سے روح جسم سے ایسے آسان نکلے گی جیسے آٹے سے بال۔ مسواک پر مداومت سے دین کی حفاظت ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

**انتباہ.....** ہم فقیروں نے مسواک کے استعمال سے ہزاروں فائدے پائے لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمان مسواک کو ایک عبث فعل سمجھتے ہیں بلکہ بہت سے اس کے عامل پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔

فقیر ایسی غفرلذیل میں اخبار کے اعلانات درج کر کے مسلمانوں کو عبرت کی آنکھیں کھولنے کی دعوت دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل اعلان مئی کے اوّل ہفتے میں متعدد اخبارات میں متعدد بار شائع ہوا۔ ہم روزنامہ نوائے وقت لاہور سے نقل کر رہے ہیں اور تقریباً یہ صرف اخباری اشتہاری نہیں بلکہ تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا تسلیم شدہ فیصلہ ہے۔

پاکستان میں دو کروڑ سے زیادہ افراد مسوڑھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

لاہور ۳ مئی۔ پاکستان میں ہر تیسرا شخص مسوڑھوں سے خون جاری ہونے کی بیماری میں مبتلا ہے لیکن اس لعنت کو ختم کرنے کیلئے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ عام اندازے کے مطابق ہزاروں افراد کے مسوڑھوں میں ورم اور درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے نہ صرف دانت جلدی گر جاتے ہیں بلکہ وہ انت نئی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

مغربی جرمنی کی مشہور دوا ساز کمپنی بڈکس نے عالمی شہرت کے ماہرین کے تعاون سے گلے وار دانتوں کی صحت و صفائی سے متعلق تفصیلی تحقیق کرائی۔ ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مسوڑھوں سے خون بہنے، دانتوں کو کھوکھلا ہونے سے بچانے اور دانتوں کے فاسد اور غیر ضروری مادے کی صفائی کیلئے پیسٹ میں خاص کیمیائی اجزاء شامل ہونے چاہئیں تاکہ دانتوں اور مسوڑھوں کا مکمل تحفظ اور صحت کی ضمانت ہو سکے۔ عالمی شہرت کے ان ماہرین نے بلینڈ امیڈ کے نام سے ایک حیرت انگیز اور مجرب ٹوتھ پیسٹ تیار کیا ہے جس کے مستقل استعمال سے نہ صرف مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے بلکہ دانت ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بلینڈ امیڈ کا مستقل استعمال نہ صرف مسوڑھوں سے خون آنا بند کرتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط اور پائیدار بناتا ہے بلکہ جسم کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے جو منہ کے ذریعے جسم کے دوسروں حصوں میں داخل ہو کر پھیلتی ہیں۔

بلینڈ امیڈ پاکستان میں اپنی قسم کا واحد ٹوتھ پیسٹ ہے جس میں دانتوں کی مضبوطی پائیداری اور اچھی صحت کیلئے خصوصی کیمیائی اجزاء شامل ہیں۔

**ف.....** یاد رہے کہ صرف پاکستان کی قید اس لئے لگائی کہ اشتہار پاکستان میں شائع ہوا، ورنہ مذکورہ امراض عالم انسان کے اکثر افراد کو گھیرے ہوئے ہیں۔

## ٹوٹھ پیسٹ

اس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان مندرجہ بالا فوائد کا دعویٰ کرتے ہیں:-

☆ دانتوں کو کیڑا لگنے اور کھوکھلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مسوڑھوں کو پھولنے سے بچاتا ہے اور رستے ہوئے خون کو بند کرتا ہے۔

☆ دانتوں کو مضمر جراثیم سے پاک و صاف رکھتا ہے۔

بلینڈ امیڈ کا مستقل استعمال دانتوں کی بہتر نشوونما کا ضامن ہے اس لئے تمام افراد کے لئے ایک بے مثل ٹوٹھ پیسٹ۔

**خلاصہ یہ کہ.....** یہ صرف ایک ٹوٹھ پیسٹ ہی نہیں..... بلکہ منہ کے تمام امراض کا مکمل علاج ہے۔

اس طرح کے ٹوٹھ پیسٹ مختلف کمپنیوں میں تیار ہوتے ہیں اور بیش بہا قیمتوں سے بکتے ہیں۔ دس پندرہ سال پہلے ایک کمپنی نے اس کی قیمت کا اعلان کیا۔

**ٹوٹھ پاؤڈر.....** دانتوں کی مختلف بیماریوں کیلئے مفید ہے۔

یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزالی ہنوز والا معاملہ ہے۔

قیمت صرف آٹھ روپے

مختلف قسم کے ٹوٹھ پیسٹ میں سے میں نے ایک قسم کی قیمت دوکاندار سے پوچھی تو جواب ملا کہ برش سمیت پندرہ روپے۔

## مسواک اور ٹوٹھ پیسٹ

دو برحاضر کی کمر توڑ مہنگائی میں پندرہ روپے ٹوٹھ پیسٹ کے وہ بھی صرف تین ماہ کے لئے کیونکہ ٹوٹھ پیسٹ کی ایک ڈبی زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک چلتی ہے اور وہ بھی صرف ایک وقت استعمال کرنے سے اور مسواک پہلے تو مفت مل جاتی ہے کیونکہ مسواک کی لکڑیاں ہر ملک میں عام اور مفت پائی جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ شہروں میں کچھ قلت محسوس ہوتی ہے لیکن وہ بھی ثواب کے خواہاں حضرات مسواک مساجد میں رکھ چھوڑتے ہیں اور ایک مسواک چھ ماہ تک کام دیتی ہے وہ بھی اگر اسے پانچوں وقت استعمال کیا جائے۔

**نوٹ.....** صرف اور صرف دین کے عشق یا کم از کم دین سے لگاؤ رکھنے والے احباب سے اپیل ہے کہ اخبار جہاں کا مضمون پڑھ کر ٹوٹھ پیسٹ کے عشق سے توبہ کر کے مسواک کے عاشق بن جائیں تو سبحان اللہ۔

یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز والا معاملہ ہے۔ 'اویسی غفرلہ'



## قابل اعتراض برش

الطاف محی الدین نشتر کالج ملتان

مجھے دو اہم مسائل درپیش ہیں جن کیلئے کئی اخبارات میں ایڈیٹر کی ڈاک کے حوالے سے بھی لکھا، خط شائع ہو جاتا ہے مگر جواب نہیں ملتا۔ آخری اُمید کے طور پر آپ سے رجوع کیا ہے اس توقع کے ساتھ کہ تحقیق فرما کر جواب نوازیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کا اجر دے۔

۱..... ہمارے ملک میں کولا ڈرگس ہر جگہ دستیاب ہے۔

۲..... آج کل مارکیٹ میں شیونگ اور ٹوتھ پیسٹ برش آرہے ہیں جن پر ﴿Pure Bristle﴾ لکھا ہوتا ہے۔ لغات کی رو سے **برشل** سور کے بال کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دونوں چیزیں ایک مسلمان کیلئے حرام ہیں۔ آپ براہ کرم ان مسائل کا جواب شائع فرمائیں تاکہ میرا اور دوسرے بہت سے بھائیوں کا شک دور ہو سکے۔ آپ خود تحقیق کریں کہ یہ غلط ہے یا صحیح، پھر ہمیں لکھیں بصورت میں مسئلہ میں یہ برش نہیں استعمال کرنا چاہئے۔

اخبار جہاں

۳ جولائی ۱۹۸۱ء تا ۱۹ جولائی

## غلط ترجمہ

محمد اکرم عابد۔ کراچی

محترم الطاف محی الدین نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ آپ سے دو سوال پوچھے الطاف صاحب کی حالت پر افسوس ہے کہ انہوں نے طالب علم ہوتے ہوئے اس لفظ کی توہین کی بحیثیت طالب علم ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ تحقیق کرتے اور اگر بات قابل اعتراض ہوتی تو لکھتے تاکہ دونوں بھائی آگاہی حاصل کرتے اور حرام اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرتے۔ انہوں نے سہل نگاری کا ثبوت دیتے ہوئے تحقیق کا کام آپ پر چھوڑا اور آپ نے گھما پھرا کر پھر انہیں پر ڈال دیا۔ جہاں تک میرے ناقص علم کا تعلق ہے۔ کسی لغت میں برشل کے معنی خنزیر کے بال نہیں لکھا گیا اس سے مراد ایسی بھیڑ کے پیٹھ کے سخت بال ہیں جو پوری طرح سے جوان نہ ہوئی ہو اور بھیڑ کی پیٹھ کے سخت بالوں کا ہونا ہوا برش استعمال کرنا ناجائز نہیں۔ اسی طرح جہاں تک میوین کے کولڈ ڈرگس میں استعمال کا تعلق ہے تو ممکن ہے مغرب میں کچھ کمپنیاں جزو استعمال کرتی ہوں گی لیکن یہ چند ایک وپودوں سے حاصل کیا جاتا ہے معلوم نہیں الطاف صاحب کو کسی نوڈ ٹیکنالوجسٹ نے کہہ دیا ہے کہ یہ خنزیر کے معدے کی رطوبت سے تیار ہوتا ہے۔

یہ چند طور صورت حال کو واضح کرنے کیلئے لکھ رہا ہوں اگر کوئی اور بھائی مجھ سے بہتر جانتے ہوں تو رہنمائی کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ امید ہے آپ اس موضوع پر موصول ہونے والے دوسرے خطوط کی روشنی میں صورت حال کو واضح کر دیں گے۔

**جواب**..... تعمیل حکم کی گئی۔ خط شائع کر دیا۔ ہماری معلومات سے چونکہ اس سلسلے میں مکمل نہیں لہذا.....

صلائے عام ہے یا ران نکتہ داں کیلئے

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری محمد فیض احمد ایسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ